

اختر الایمان



4920CH37

(1915-1995)

اختر الایمان، نجیب آباد، ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد کچھ مدت تک وہ دہلی کالج میں زیر تعلیم رہے اور دہلی یونیورسٹی سے بی۔ اے کیا۔ شروع میں محکمہ سول سپلائی میں کام کیا، کچھ مدت تک آل انڈیا ریڈیو میں رہے، اس کے بعد ممبئی جا کر فلموں سے وابستہ ہو گئے۔ ان کی نظموں کے چھ مجموعے 'گرداب' (1943)، 'تاریک سیارہ' (1946)، ایک منظوم تمثیل 'سب رنگ' (1948)، 'آبِ جو' (1959)، 'یادیں' (1961)، 'بنتِ لمحات' (1969)، 'نیا آہنگ' (1977) شائع ہو چکے ہیں۔ ان کا کلیات 'سروساماں' 1984 میں منظر عام پر آیا۔ ان کی خودنوشت کا نام 'اس آباد خرابے میں' ہے۔ چوتھے مجموعے 'یادیں' پر 1962 میں انھیں ساہتیہ اکادمی ایوارڈ دیا گیا۔ اقبال اعزاز کے علاوہ متعدد صوبائی اکادمیوں نے بھی انہیں اعزازات اور انعامات سے نوازا۔

اختر الایمان کی نظموں میں ایک فلسفیانہ تجسس کی کیفیت ملتی ہے۔ نظم نگاری میں انھوں نے اپنی راہ الگ بنائی ہے۔ نیکی اور بدی کی کش مکش، وقت کی اہمیت، خواب اور حقیقت کا تصادم اور انسانی رشتوں کی دھوپ چھاؤں اُن کے پسندیدہ موضوعات ہیں۔ وہ براہ راست انداز کے بجائے رمزیہ انداز کے شاعر ہیں۔ ان کے یہاں خودکلامی اور مکالمے کی کیفیت ملتی ہے۔

اختر الایمان اردو نظم کے ممتاز شاعر تسلیم کیے جاتے ہیں۔



4920CH38

اعتماد

بولی خود سر ہوا، ایک ذرہ ہے تو
یوں اُڑادوں گی میں، موجِ دریا بڑھی
بولی میرے لیے ایک تیکا ہے تو
یوں بہادوں گی میں، آتشِ تند کی
اک لپٹ نے کہا، میں جلاڈالوں گی
اور زمیں نے کہا میں نکل جاؤں گی
میں نے چہرے سے اپنے اُلٹ دی نقاب
اور ہنس کر کہا، میں سلیمان ہوں
ابنِ آدم ہوں میں، یعنی انسان ہوں

آختر الایمان

سوالوں کے جواب لکھیے

1. خود سر ہوانے ڈرے سے کیا کہا؟
2. وہ کون سی طاقتیں ہیں جو اس نظم میں انسان کو ڈرانے کی کوشش کر رہی ہیں؟
3. نظم کے ساتویں مصرعے میں 'میں' کی ضمیر کس کے لیے استعمال ہوئی ہے؟
4. شاعر نے انسان کی اہمیت کا احساس کس طرح دلایا ہے؟